بسم الله الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

109: اہل سنت کے عملی طریقے کا بیان (حصہ چہارم)۔

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابو العباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ویؤثرون كلام الله على كلام غيره من كلام أصناف الناس" (اور آگے کرتے ہیں اللہ تعالی کے کلام کو لوگوں کے کلام پر)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "يؤثرون" سے مراد یعنی "يقدمون" (مقدم کرتے ہیں، آگے کرتے ہیں)۔

"كلام الله على كلام غيره: من سائر أصناف الناس": سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ جتنے بھی کلام موجود ہیں وہ سب پیچھے ہیں اللہ تعالی کا کلام سب سے آگے ہے چاہے خبر میں ہو یا حکم میں ہو، اللہ تعالی کے جو اخبار ہیں اُن کے نزدیک آگے ہیں ہر خبر سے جو کہیں سے بھی خبر پہنچ جائے۔

آپ جانتے ہیں شریعت کے احکام جو ہیں وہ دو قسم کے ہیں یا تو اخبار ہیں یا احکام ہیں:

(۱) اخبار سے مراد جتنی بھی خبریں ہیں قرآن مجید میں ایمان کے تعلق سے، انبیاء کے تعلق سے، جنت کے تعلق سے دوزخ کے تعلق سے، یہ سارے اخبار ہیں ہمیں خبریں ملی ہیں۔

(۲) احکام سے مراد جس میں حلال ہے حرام ہے، واجبات ہیں، فرائض ہیں، مستحبات ہیں، یہ سارے جن میں حکم دیا جاتا ہے یا کسی چیز سے منع کیا جاتا ہے یہ احکام ہوتے ہیں۔

اگر خبر آجائے اللہ تعالی کی طرف سے اور کسی اور کی طرف سے (اصل بات یہ ہے) تو کسی کی مانی جائے گی بات کس کی چھوڑی جائے گی؟ اگر ٹکراؤ ہو جائے تضاد ہو جائے آج کل سائنس کا زمانہ ہے ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے بہت سارے لوگ خاص طور پر جو اسلام کے دشمن ہیں وہ کوئی سائنٹیفک (Scientific) فیکٹ (Fact) لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کی تعلیمات اس سے ٹکراتی ہیں پھر سائنس کو لینا چاہیے اور قرآن کو چھوڑنا چاہیے (اللہ کے کلام کو)! یعنی ڈارون تھیوری (Darwin theory) کو دیکھ لیں میں نے پہلے بھی مثال دی تھی عجب بات یہ ہے کہ ہمارے مسلمان اسکولوں اور کالجز میں پڑھائی جاتی ہے! (الا من رحم اللہ)۔

بہت کم ایکسپشنز(Exceptions) ہیں یعنی سعودی عرب میں نہیں پڑھائی جاتی ہے یہ تھیوری (الحمد اللہ)، میں نے یہاں سے پڑھا ہے ایف ایس سی یہاں سے کی تھی میں نے لیکن نہیں تھی الحمد للہ یہ تھیوری اور مجھے پتہ بھی نہیں تھا لیکن دنیا میں دیکھیں آپ کوئی مسلمان اسٹوڈنٹ جس کا تعلق سائنس سے ہے جس نے سائنس پڑھی ہے یا پڑھ رہا ہے وہ یہ تھیوری جانتا ہے۔

اس تھیوری کو کیوں مسلط کیا گیا ہے ہمارے اوپر ؟ قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق انسان جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد ہے عزت والا ہے شرف والا ہے۔

یعنی دیکھیں انسان اوّل (سب سے پہلا انسان) سائنس کہتی ہے بندر تھا یعنی بندر سے یہ انسان بنا ہے۔

اور دین اسلام کی تعلیمات یہ ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ انسان جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا ہے بڑا شرف ہے، اور دوسرا اشرف جو ہے: ﴿وَنَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ﴾ "اپنی روح" (السجدة:9)۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور شرف کے لیے اور فضیلت بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت کی ہے ورنہ ہماری روح ہر انسان کی روح اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے نا؟! تو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت اس روح کے ساتھ جوڑ دی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے تو مزید شرف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علم والے تھے آدم علیہ الصلاۃ والسلام: ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا﴾ (البقرة:31): جاہل نہیں تھے۔

سائنس کیا کہتی ہے؟ پہلا انسان جانور تھا جانور کی اولاد تھا، جاہل تھا، برہنہ بدن تھا (ننگا تھا)؛ یعنی جو عیب آپ سوچ سکتے ہیں نا کسی انسان میں کوئی عیب آپ دیکھیں ذہن میں وہ انسان اوّل میں تھا اُن کے نزدیک! اور اسلام کے مطابق قرآن مجید کے مطابق آپ جو بھی خوبی سوچ سکتے ہیں نا جو بھی خوبی سوچیں آپ وہ انسان اوّل میں تھی۔

دیکھیں کتنا کنٹراڈکشن (Contradiction) ہے!

تو کس کی بات ماننی چاہیے شیخ الاسلام رحمہ اللہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ "كلام الله مقدم على كلام غيره": چاہے کوئی بھی ہو، سائنس کا فیکٹ (Fact) ہو تھیوری ہو کچھ بھی ہو۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر سائنٹیفک فیکٹ (Scientific fact) ہے نا حقیقت ہے تھیوری نہیں ہے جیسے ڈارون (Darwin) وغیرہ کی یہ سب جھوٹ تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے ٹکرا نہیں سکتی کیونکہ جس نے پیدا کیا ہے قرآن مجید اسی کا کلام ہے اور جس نے اس چیز کو پیدا کیا ہے جسے سائنس آج فیکٹ (Fact) بنا رہی ہے اور ٹکراؤ کی بات کر رہی ہے تو سوال ہی نہیں پیدا

ہوتا ٹکراؤ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو پیدا بھی کرے اور پھر قرآن مجید میں اس کی خبر بھی دے اور وہ خبر غلط ثابت ہو جائے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اگر کوئی خبر ہم تک پہنچ جائے پچھلی اُمتوں کے تعلق سے اور قرآن مجید اس کی تکذیب کرتا ہو تو ہم اس خبر کو جھٹلا دیں گے۔

پھر ایک مثال دی: ''مثال ذلك''(اس کی مثال): بہت سارے مؤرخین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ادریس علیہ الصلاۃ والسلام جو ہیں وہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے تھے۔

یہ انبیاء کی ترتیب دیکھیں مؤرخین کے نزدیک (مؤرخین کہتے ہیں ہسٹورین (Historian) جو تاریخ لکھتے ہیں اسے مؤرخ کہتے ہیں مؤرخین جمع ہے مؤرخ کی) اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ادریس علیہ الصلاۃ والسلام جو ہیں ان کا زمانہ تھا وقت جو تھا وہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے کا تھا تو کچھ مؤرخین نے یہ بتایا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''وهذا كذب''(یہ جھوٹ ہے): کیوں؟ کیونکہ قرآن مجید نے اسے جھٹلایا ہے، سورۃ النساء آیت نمبر 163 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ﴾ (ہم نے اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک آپ پر وحی کی ہے جیسا کہ ہم نے وحی کی ہے نوح کی طرف اور وہ انبیاء جو نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد میں آئے)۔ تو ترتیب میں ابتداء نوح ہے پھر باقی انبیاء جو بعد میں آئے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اور ادریس علیہ الصلاۃ والسلام نبیین میں سے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝﴾ (مریم:56)۔ تو سورۃ مریم کی آیت میں یہ ثابت ہے کہ ادریس علیہ الصلاۃ والسلام نبی ہیں، اور سورۃ النساء کی آیت نمبر 163 میں یہ ثابت ہے وحی کے تعلق سے جب اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے تو نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر پہلے ہے اور پھر باقی جو بعد میں انبیاء آئے ہیں۔ اور سورۃ مریم کی آیت نمبر 58 میں: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۤ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ﴾ (یہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے خاص انعام کیا ہے انبیاء میں سے (کون سے انبیاء؟) جو آدم کی ذرّیت میں سے ہیں اور نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی ذرّیت میں سے اور نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں یعنی اٹھایا تھا (یعنی نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں))۔

یعنی آدم اور نوح کے بیچ میں دیکھیں آپ کسی کا ذکر نہیں ہے آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا ہے؛ تو ادریس بھی نوح علیہم الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں بعد میں آئے ہیں۔

اور سورۃ الحدید آیت نمبر 26 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ﴾ إلي آخر الآية (اور یقیناً ہم نے بھیجا ہے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو اور ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو اور ان دونوں کی ذرّیت میں ہم نے نبوت اور کتاب کو بنادیا ہے)۔

نبوت اور کتاب، رسالت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد، یہ سلسلہ جارہا ہے، پھر ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد کسی اور کی ذرّیت میں سے کوئی اور نبی نہیں آیا، یعنی آدم علیہ الصلاۃ والسلام، پھر نوح علیہ الصلاۃ والسلام، پھر ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام۔

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے اور ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بیچ میں اور بھی انبیاء تھے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے اور بیٹوں میں سے بھی تھے لیکن ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد جتنے بھی انبیاء آئے ہیں وہ سارے کے سارے انبیاء جو ہیں وہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں اس لیے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کیا کہا جاتا ہے؟ ایک معروف لقب ہے "ابوالأنبیاء"۔

کیوں کہا جاتا ہے؟ اسی آیت کی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ انبیاء جتنے بھی آئے ہیں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد سارے کے سارے جو ہیں ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): "فلا نبي قبل نوح إلا آدم فقط" (نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے کوئی نبی نہیں مگر آدم علیہ الصلاۃ والسلام)۔

اس میں ایک ایکسیپشن (Exception) جانتے ہیں کون ہیں؟ آدم علیہ الصلاۃ السلام کی اولاد میں سے بیٹوں میں سے شیث علیہ الصلاۃ والسلام، شیث علیہ الصلاۃ والسلام آدم علیہ الصلاۃ السلام کے بیٹے ہیں اولاد میں سے ہیں اور اللہ کے پیارے نبی ہیں۔

یہ تو ایک بات ہے اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصولوں میں سے یہ اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو پاک کلام ہے اسے مقدم کرتے ہیں آگے کرتے ہیں ہر کلام سے، جس کا بھی کلام ہے جس کا بھی کوئی قول ہے سب کے آگے کرتے ہیں چاہے اخبار میں ہوں (خبریں ہوں) جیسے ایک مثال شیخ صاحب نے دی ہے ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کے تعلق سے کہ مؤرخین کچھ کہتے ہیں قرآن مجید میں کچھ اور خبر ہے، تو ہم آگے کریں گے قرآن مجید کی خبر کو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے اور حق ہے، ہسٹورین (Historian) سے مؤرخ سے غلطی ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں کبھی غلطی نہیں ہوسکتی۔

اور دوسری مثال میں نے ڈارون تھیوری (Darwin theory) کی دی ہے اور ایسی کئی اور مثالیں بھی ہیں کچھ بھی آپ دیکھ لیں جہاں پر بھی کوئی خبر آتی ہے اور قرآن مجید سے ٹکرا جاتی ہے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے کسے آگے کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو آگے کیا جائے گا، اگر کوئی کہہ دے کہ اس کا یہ ثبوت ہے اس کا یہ فیکٹ (Fact) ہے اس کی یہ سائنس ہے یہ کہتی ہے وہ کہتی ہے کچھ بھی کہہ دے اللہ کے پاک کلام سے آگے کوئی کلام نہیں ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چیلنج کیا ہے اور یہ چیلنج صرف اللہ تعالیٰ کی اس پاک واحد کتاب قرآن مجید میں ہے، تورات میں نہیں تھا انجیل میں نہیں تھا زبور میں نہیں تھا صحف ابراہیم وموسیٰ میں بھی نہیں تھا کیا چیلنج ہے؟ دو قسم کا چیلنج ہے:

1-پہلا چیلنج: اس کی مثل کوئی کتاب بنا کر دے؟ (الاسراء: 88)۔

دَس سورتیں بنا کر دے؟ نہیں (ھود: 13)۔

اچھا ایک سورت تو بنا سکتے ہیں؟ وہ بھی نہیں (البقرۃ: 23)۔

ترتیب دیکھی ہے کہ پوری کتاب ناممکن ہے، عاجز! دَس سورتیں بھی، عاجز!؛ اچھا ایک سورت تو آسان ہے نا؟ وہ بھی نہیں کر سکتے! (سبحان اللہ)۔

2-دوسرا چیلنج کیا ہے؟ کنٹراڈکشن (Contradiction) کوئی نہیں ہے، چیلنج ہے کہ اس میں سے کوئی غلطی نکال کر دکھائے! اور یہ چیلنج تاقیامت ہے یہ نہیں کہ صرف اُس زمانے میں تھا کیونکہ دین اسلام کے دشمن قرآن مجید کے دشمن مسلمانوں کے دشمن ہر زمانے میں رہیں گے تاقیامت اور یہ چیلنج بھی ہر زمانے کے لیے ہے۔

اُس زمانے میں جب عربی زبان سب سے عظیم زبان تھی اور عربیوں کو فخر تھا اپنی زبان پر، اب تو عربی میں مکس ہو گیا ناکمزور پڑ گئی ہے لیکن اُس زمانے میں جب یہ چیلنج تھا آپ ذرا غور کریں کہ جب اس زبان کی مہارت تھی اور عرب فخر کرتے تھے اپنی زبان پر اور شعر وشاعری میں بھی آپ کو پتہ ہے کہ عرب جیسا کوئی بھی نہیں ہے (سبحان اللہ) تو اس وقت یہ چیلنج تھا کہ چلو ایک سورت تو بنا کر دکھائیں؟ عاجز ہو گئے! نہ سورت بنا سکتے ہیں۔

کنٹراڈکشن (Contradiction) نکال کر دکھائیں؟ کچھ نہیں کر سکے نہ اُس زمانے میں نہ بعد میں، نہ آج کے زمانے میں تاقیامت کوئی مائی کا لال یہ کر نہیں سکتا!

وجہ کیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے، جب اللہ تعالیٰ کا فرمان سچ ہے اور حق ہے تو اس کو نہ کوئی چیلنج کر سکتا ہے، نہ اس میں کوئی غلطی نکال سکتا ہے۔ تو پھر ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کیا راستہ ہے؟ من و عن سے تسلیم ہی کرنا ہے اور کیا راستہ باقی ہے؟!

دیکھیں عقلاء کے نزدیک جب آپ کو پیغام اس طریقے سے پہنچ جائے پھر نہ ماننے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے سوائے ایک کے کہ عقل میں اور دل میں کوئی خرابی ہے! دیکھیں کہیں پر کوئی کمزوری ہے تو انسان جو عقلاء ہیں جو سمجھ رکھنے والے ہیں وہ پھر کوئی غلطی نکالیں گے تب کوئی آرگیومنٹ (Argument) پیش کریں گے نا کوئی وجہ بتائیں گے کہ بھئی کیوں قبول نہیں کرنا چاہتا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کی بات صحیح ہے یا غلط ہے۔

میں عام بات کر رہا ہوں عام آرگیومنٹس (Arguments) میں کسی بھی بات پر ڈبیٹ (Debate) ہو جاتی ہے آپس میں تو جو آپ کی بات ماننا نہیں چاہتا آپ دَس ثبوت پیش کرتے ہیں پھر بھی نہیں مانتا تو اسے کیا کہتے ہیں؟ ہٹ دھرم کہتے ہیں اسے اور یہ خود مغلوب ہوتا ہے! اور جو ہٹ دھرم ہوتے ہیں وہ بھی کامیاب ہو نہیں سکتے وہ خود مغلوب ہوتے ہیں ہمیشہ اپنے قول میں اپنے فعل میں اپنے انداز میں اپنے اخلاق میں ہر اعتبار سے!

اور جو آپ کی سچ بات کو مان لیتا ہے حق کو مان لیتا ہے اس کی حقیقت اس کے قول میں اس کے فعل میں اس کے کردار میں اس کے اخلاق میں آپ کو نظر آ جاتی ہے۔

اس لیے اہل ایمان سب سے اچھے کیوں ہیں؟ جتنی تعریفیں قرآن مجید میں اہل ایمان کی ہیں غور کریں وجہ کیا ہے؟ جو بھی خوبیاں موجود ہیں اہل ایمان میں موجود ہیں اور جو بھی بُرائیاں موجود ہیں اہل کفر میں موجود ہیں وجہ کیا ہے؟

یہی وجہ ہے ابو جہل کو دیکھیں آپ ابو لہب کو دیکھیں آپ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١﴾ (المسد: 1): تا قیامت ہم پڑھتے رہیں گے کون ہیں؟ رشتے میں کیا لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے؟ سگے چاچا ہیں؛ خون کا رشتہ بھی اور یہ بڑا اعلیٰ نسل اور نسب بھی کام نہیں آیا وجہ کیا ہے؟ تکبر ہے!

ابو جہل ابو لہب اور اُن کے جو ہم نوالہ ہم پیالہ تھے کیا قرآن مجید کو نہیں سمجھتے تھے یا سمجھتے تھے؟ ہم سے اچھا سمجھتے تھے، ہم عجم ہیں ہمیں پھر بھی ترجمے کی ضرورت پڑتی ہے اور جیسے ہمیں کوئی ترجمہ کردے ویسے ہم لے لیتے ہیں عربی تو آتی نہیں ہمیں، کوئی ترجمہ کرے ہم اس کی بات مان لیتے ہیں چاہے غلط ترجمہ ہی کیوں نا ہو ہمیں کیا پتہ! اس لیے جتنے بھی آج سیکٹس (Sects)،

فرقے)موجود ہیں امت میں قرآن کے ترجمے اتنے ہی مختلف ہیں جتنا کہ یہ فرقے مختلف ہیں عجب ہے !یعنی توحید کی دعوت میں سے شرک کو کیسے ثابت کرتے ہیں یہ حیران کن بات ہے !

بات توحید کی ہو رہی ہے دلیل توحید کی ہے اس میں سے غیر اللہ کو پکارنا شرک نہیں ہے اسی آیت میں سے کیسے ثبوت بن گیا ہے جس میں اس کی مذمت بھی کی جارہی ہے اور منع بھی سختی سے کیا جارہا ہے اور اس کی وعید بھی بیان کی جارہی ہے کہ یہ اور یہ سزا ملے گی اگر یہ شرک کروگے عجب ہے کہ نہیں؟!اس لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس زمانے میں ابوجہل ابولہب نے ہم سے بہتر قرآن مجید کو سمجھا تھااور نہ ماننے کی ایک ہی وجہ تھی کیا تھی؟ تکبر اور گھمنڈ تھااس لیے سخت سے سخت سزا ہے!

یہی پیغام ابوطالب نے سنا دل میں اثر کیا سمجھ بھی گیا لیکن ایک اُناہوتی ہے قومیت قوم پرستی جسے کہتے ہیں کہ کیا کہیں گے میرے ؟!میں بھی سرداروں میں سے ہوں میں اگر اپنے اُباؤاجداد کے دین کو چھوڑوں گا تو کیا کہیں گے لوگ ؟!یہ یہ بڑے سردار مجھے کیا کہیں گے ؟!میرے نام کے ساتھ (نعوذ باللہ یہ سوچ تھی)دھبہ لگ جائے گا کہ اپنے بھتیجے کی بات کو مان لیا ہے اور باپ دادا کو چھوڑ دیا ہے!آخری وقت میں بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کافی غمزدہ ہیں پیارے چاچاہیں آخری وقت ہے نزاع کی حالت ہے موت طاری ہے چاچاایک دفعہ کہہ دے:”لاإلہ إلا اللہ“کوئی حجت تو ہو کہ میں آپ کی کوئی سفارش تو کر سکوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت تو کر سکوں (جب کلمہ نہیں ہے کوئی مسلمان ہے تو پھر شفاعت بھی ممکن نہیں ہے!شفاعت کس کے لیے ہوتی ہے مسلمان اہل ایمان کے لیے گناہگاروں کے لیے)، نہیں مانا!

ابوجہل نے بھی ابولہب نے بھی سمجھ لیا تھا صحیح سمجھنے کے بعد انکار کیا کیا ثبوت ہے کہ صحیح سمجھا تھا؟اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

﴿ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵﴾ (ص:5): سمجھا کہ نہیں سمجھا؟"ہم کیسے مان لیں محمد کی بات (علیہ الصلاۃ والسلام) کہتے ہیں تمام معبودات کو چھوڑ دیں صرف ایک معبود کی عبادت کریں جس کی ہم بھی عبادت کرتے ہیں ہمیں کہاں انکار ہے کہ اللہ کی عبادت نہ کریں؟!"۔

دیکھیں نا سبحان اللہ:﴿ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ (ایک):یعنی اس ایک کو بھی ہم مانتے ہیں اللہ کی عبادت بھی تو کرتے ہیں کس نے انکار کیا ہے اس کا لیکن باقیوں سے کیوں منع کر رہا ہے ہمیں؟!لات ہے عزیٰ ہے ہبل ہے جتنے بھی ہمارے باقی معبودات ہیں ان سے کیوں منع کر رہا ہے ہمیں ؟!

تو اصل جھگڑا اس بات پر ہوا، نا کہ یہ صرف اس بات پر نہیں تھا کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں کہ نہیں کرتے اس پر جھگڑا تھا ہی نہیں۔

ہم اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں ان تمام معبودات کی بھی عبادت بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے یہ ہمارا وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کریں گے؛ اس کا کیا ثبوت ہے؟ ﴿مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى﴾ (الزمر: 3): یہ سمجھ ہے توحید کی کہ نہیں؟

اللہ کے لیے مجھے بتائیں آج اکثر یہ پگڑی والے جو شرک کرتے ہیں ان آیات کو سمجھا ہے؟! ابو جہل نے ان سے اچھا سمجھا ہے۔ کیسے اچھا سمجھا ہے؟ یہ ثبوت ہے:

(۱) کہ ایک تو تمام معبودات کو چھوڑ کر ایک معبود کی عبادت کریں یہ تو عجیب بات ہے اس لیے ہم مانتے نہیں ہیں عبادت ہم سب کی کریں گے۔

(۲) اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جن کی ہم عبادت کر رہے ہیں لات عزیٰ وغیرہ یا جتنے بھی ہمارے معبودات ہیں یہ چھوٹے معبودات ہیں یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں گے اس لیے ہمارا اصل مقصد اللہ کی نزدیکی حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ تک رسائی ہم کر نہیں سکتے ہم گناہگار ہیں اللہ کی رسائی نہیں ہو سکتی ہماری وہاں کیسے پہنچیں ہم؟! تو یہ جو ہیں اللہ کے پیارے ہیں لات ہبل عزیٰ جتنے بھی ہیں۔

جیسا کہ سورۃ نوح کی آیت میں آیا ہے جو پانچ بُت تھے کون سے ہیں؟ وُدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر (نوح: 23)۔

یہ کون ہیں اصل میں ان کی حقیقت کیا ہے؟ نیک اور صالح بزرگ تھے، لوگ تھے اپنے زمانے کے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے تھے جیسا کہ صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ پانچوں کے پانچوں اللہ تعالیٰ کے پیارے نیک اور صالح بزرگ تھے لوگ ان سے محبت کرتے تھے۔

اور یہ لوگوں کی فطرت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاؤں اور صالحین سے دلی محبت ہو جاتی ہے رسپیکٹ (Respect) ہوتی ہے احترام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں یہ ہمارے لیے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ دعا قبول کرے گا ان سے لگاؤ ہوتا ہے ان سے محبت ہوتی ہے ان سے لوگ مشورے لیتے ہیں کیونکہ ان کو دانشور بھی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ کے قریب زیادہ ہوتے ہیں تو ہر معاشرے میں ان کا ایک قدر و احترام ہوتا ہے۔

آج بھی دیکھ لیں آپ کوئی داڑھی رکھ لے تو لوگ اس کی قدر کرتے ہیں چاہے داڑھی فیک (Fake) ہی کیوں نہ ہو دکھاوے کی کیوں نہ ہو چاہے اس کو کچھ پتہ بھی نہ ہو چاہے وہ بدعتی ہو چاہے جادوگر ہی کیوں نہ ہو لیکن لوگ اسے کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اُس زمانے میں بھی ایسا تھا وہ اللہ کے پیارے بندے تھے اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ ایک زمانے میں سارے مر گئے، شیطان نے وسوسہ کیا (شیطان خون میں دوڑتا ہے نا دل میں وسوسے بھی کرتا ہے) کہ اب یہ جو بزرگ آپ کے مر گئے ہیں تو ان کے نام ہی مٹ جائیں گے آپ ایسا کریں ان کی قبروں پر جا کر ان کو یاد کیا کریں، مانگیں اللہ سے ان سے نہ مانگیں یہ تو مر چکے ہیں ان سے کیا مانگنا یہ تو شرک ہے مانگنا! (سبحان اللہ) مانگنا اللہ سے ہے لیکن ان کی قبروں کی طرف جا کر اللہ سے مانگیں؛ لوگ چلے گئے اللہ سے مانگتے تھے قبروں کے سامنے بیٹھ کر، پھر وقت آیا "یہ قبریں تو مٹ جائیں گی وقت کے ساتھ ساتھ نا آپ کی نسلیں تو بھول جائیں گی آپ تو ہیں آپ کی اولاد آئے گی تو قبریں تو مٹ جائیں گی وقت کے ساتھ ساتھ تو آپ پتھر نصب کر دیں قبر کے اوپر تاکہ پتھر جو ہے یہ نشانی ہو گی کس بزرگ کی کہاں پر قبر تھی"؛ قبریں تو مٹ جاتی ہیں پتھر تو نہیں مٹتے نا پتھر رکھ دیئے، پھر سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: "جب علم جاتا رہا پھر ان کی عبادت کی گئی"۔

جب تک علم کا نور موجود تھا شیطان کی جرأت نہیں تھی ان کو یہ حکم دے کہ ان سے مانگو قبر والوں سے مانگو یہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور پیارے بزرگ ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قریب دیں گے؛ نہیں! مانگنا اللہ سے ان سے نہیں مانگنا، جب علم جاتا رہا تب ان کی عبادت کی گئی۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ان پتھروں کو جو قبروں پر نصب تھے پھر یہ وسوسہ آیا "کہ ان کو اٹھا کر عبادت گاہوں میں رکھو کب تک قبرستان آتے رہو گے یہ اچھی بات نہیں ہے"، جہاں پر عبادت کرتے ہو اصل بات تو یہ تھی کہ بزرگوں کو یاد کرنا ہے تم یہ پتھر جو ہیں نا انہیں وہاں پر نصب کرو جہاں پر تم عبادت کرتے ہو، مانگو اللہ سے یہ پتھر صرف نشانی ہیں ان کی طرف کچھ کرنا نہیں ہے تاکہ آپ کو اللہ سے یہ قریب کرتے رہیں گے ان کی یاد آپ کے دل سے کبھی جائے گی نہیں۔

چلو یہ بھی ہو گیا؛ پھر آیا کہ ان کی شکلیں بھول جائیں گے سارے ان کو تراشو! یہ پتھر کیوں رکھا ہے؟ آپ کے جب پوتے آگے آئیں گے آپ کی نسلیں آگے آئیں گی یہ پتھر پڑا ہے پتھر کیوں پڑا ہے ان کو پتہ ہی نہیں ہو گا، ان کو تراش لیا جائے اور بزرگ کی

شکل اختیار کر کے تا کہ پتہ چلے کہ یہ فلاں بزرگ کا پتلا ہے اور نشانی ہے؛تب بھی مانگنا کس سے ہے ؟اللہ سے مانگنا ہے ان سے نہیں مانگنا۔

جب علم کا خاتمہ ہوتا ہے اہل شَر پھیل جاتے ہیں بدعت معاشرے میں جگہ کر لیتی ہے اور کینسر جڑیں اپنی پھیلا دیتے ہیں (نعوذ باللہ) پھر کیا ہوتا ہے؟ پھر یہی جو یہاں پر بُت رکھا ہوا ہے پھر آسان شیطان کے لیے ہو گیا نا کہ یہ جو یہاں پر بُت رکھا ہے کس لیے رکھا ہے اسی کی عبادت کرونا!

پھر ان بتوں کی عبادت کی گئی اور یہ ہسٹری ہے بُت پرستی کی۔

پتہ ہے کہاں سے بُت پرستی آئی دنیا میں؟ یہ اصل بُت پرستی یہاں سے آئی ہے، چاہے انڈیا میں دیکھ لیں آپ، یہ بھگوان ان کے جو رام کرشن جن کی بھی یہ عبادت کرتے ہیں ان سب کی اصل ہسٹری یہ بُت پرستی کا کانسیپٹ (Concept) آیا کہاں سے ہے ؟ یہاں سے آیا ہے یہ جو پانچ بُت تھے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں اُس زمانے سے لے کر پھر آہستہ آہستہ یہ زہر پھیلتا گیا اور اس طریقے سے معاشرے تباہ ہوتے گئے!

الغرض؛کاش کہ آج مسلمان توحید کو سمجھ لیتا جیسا کہ ابو جہل ابو لہب نے سمجھا تھا توحید کے پیغام کو قرآن مجید میں سے! دیکھیں قرآن مجید ہم پڑھتے ہیں ختم پر ختم کرتے جاتے ہیں، ایک بزرگ کہہ رہا تھا کہ میں نے سو ختم کیے ہیں الحمد للہ؛ قبر کا طواف آج تک نہیں چھوڑا سو ختم کیا تمہارے کام آئیں گے؟! ابھی تک قبر کی مجاوری کرتے ہو ابھی تک قبر کا طواف کرتے ہو ابھی بھی غیر اللہ سے مانگتے ہو پکارتے یہ سو ختم اور یہ چالیس حج جو تم نے کیے ہیں تمہارے کیا کام آئیں گے؟!

اس کا کیا مطلب ہے یہ جو سو ختم کیے ہیں قرآن مجید کے ان میں سے کچھ سمجھا ہے؟ یار نماز تو پڑھتا ہے نماز تو سمجھی ہے نا؟اس کو بھی نہیں سمجھا ہے! کیوں؟ ارکان اسلام پانچ ہیں سب سے پہلا رُکن ہے کلمہ شہادت، اگر نہیں کلمہ شہادت تو باقی پھر اس کے پیچھے کچھ بھی نہیں ہے! جس نے قرآن مجید میں سے دعوت توحید کو نہیں سمجھا اس نے کچھ بھی نہیں سمجھا ہے کیونکہ اساس لا اِلٰہ اِلا اللہ ہے۔

دوسری بات یہ بھی اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصولوں میں سے ہے (آج کے درس میں دوسری بات ہے ویسے تو مسئلے گزر چکے ہیں) شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ويقدمون هدي محمد صلى الله عليه وسلم على هدي كل أحد“(اور آگے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو کسی اور کے ہر راستے پر (سب سے مقدم ہے))۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راستے سے مراد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اور سنت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم تھے اور کسی اور کے راستے پر مقدم ہے عقائد میں عبادات میں اخلاق میں اور معاملات میں اور احوال میں اور ہر اعتبار سے کیونکہ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ إلي آخر الآية (الانعام:153)۔

"وقوله": اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿31﴾﴾ (آل عمران:31)۔

ان دو آیتوں میں یہ عظیم پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع لازمی ہے، اتباع سنت ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا)۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ سے محبت کے ہم سب دعویدار ہیں ہر کلمہ پڑھنے والا شخص دعویدار ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے بلکہ یہود و نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں (کیا خیال ہے) لیکن سچا کون ہے محبت میں؟ وہ یہودی سچا ہے اللہ کی محبت میں جس نے کس کی اتباع کی؟ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں یہ قید لازمی ہے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں اپنے پیارے نبی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی اتباع کی، اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے کے بعد جو بھی نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس نبی کی اتباع، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تا قیامت جب تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہیں ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت ممکن ہی نہیں ہے اتباع لازمی ہے۔

اتباع کیوں کی جاتی ہے یہ سورۃ الانعام کی آیت نمبر 153 میں:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾ (بے شک میرا یہ راستہ جو ہے سیدھا راستہ ہے)؛ باقی راستے کیا ہیں؟ یہ سیدھا راستہ ہے: ﴿فَاتَّبِعُوْهُ﴾ (بس اسی کی اتباع کرو (اتباع سنت)) ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ (باقی راستے جتنے بھی ہیں یہ وہ راستے ہیں جو آپ کو اس راستے سے جدا کر دیں گے دور کر دیں گے ان تمام راستوں کی اتباع نہیں کرنی ان تمام راستوں کو چھوڑ دینا ہے)۔

سب سے آگے سب سے پہلے جو طریقہ ہے جو راستہ ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کا۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ولهذا سموا أهل الكتاب والسنة''(اس لیے انہیں کہا جاتا ہے اہل کتاب اور اہل سنت)۔

ایک نیا لفظ پہلی دفعہ شاید سنا ہوگا آپ نے کہ اہل سنت کو اہل سنت کہا جاتا ہے، اہل سنت والجماعت بھی کہا جاتا ہے، اہل حدیث بھی کہا جاتا ہے اہل الأثر بھی کہا جاتا ہے، اہل الکتاب والسنۃ بھی کہا جاتا ہے کبھی سنا ہے؟! اہل القرآن والسنۃ بھی کہا جاتا ہے۔

اہل القرآن اکیلا نہیں اہل القرآن والسنۃ یہ قید لازمی ہے کیونکہ ایسے بدعتی گروہ موجود ہیں جو اپنے آپ کو صرف قرآن کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں "ہم قرآنی ہیں اہل قرآن ہیں"؛ جبکہ اہل قرآن آپ تب تک نہیں بن سکتے جب تک کہ آپ اہل سنت کے ساتھ نہ ہوں۔

منکرین حدیث اپنے آپ کو کیا کہتے ہیں؟ اہل قرآن کہتے ہیں۔ کیا سچے ہیں؟ سب سے بڑے جھوٹے ہیں، اہل قرآن ہوتے تو اہل سنت بھی لازمی ہوتے اور حدیث کا کبھی انکار نہ کرتے۔

یہاں پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ولهذا''(یہ لام تعلیل کے لیے ہے یعنی اسی بنیاد پر اسی وجہ سے)؛ کس وجہ سے؟ کیونکہ آگے کرتے ہیں مقدم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو طریقے کو اور سنت کو اس لیے اسی بنیاد پر اسی وجہ سے ان کو کہا جاتا ہے: ''سموا أهل الكتاب والسنة''؛ کیونکہ دونوں کی تصدیق کرتے ہیں دونوں کو لازم پکڑتے ہیں، دونوں کو تمام چیزوں پر مقدم کرتے ہیں اور آگے کرتے رہتے ہیں، اور جس نے مخالفت کی ہے کتاب اور سنت کی اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اہل کتاب اور سنت میں سے ہے تو ایسا شخص جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اہل کتاب اور اہل سنت میں سے ہوتا تو لازم اسے پکڑتا اور اس پر عمل بھی کرتا ہوتا۔

''لأن من كان من أهل شيء''(اگر کوئی شخص کسی چیز کا اہل ہے یا اپنی نسبت اس کی طرف کرتا ہے)''لا بد أن يلزمه ويلتزم به''(تو یہ لازمی ہے اس کے اوپر کہ اسے ''یلزمه'' یعنی لازم پکڑے ''ويلتزم به'' اس پر عمل پیرا بھی ہو)۔

لزوم قول سے ہوتا ہے اور اقرار سے ہوتا ہے اور فعل سے بھی ہوتا ہے، لازم پکڑنا اسے قبول کرنا ہے اور پھر قبول کرنے کے بعد اسے من وعن سے تسلیم کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرنا ہے۔

اگر کوئی شخص قبول تو کرتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا تو ایسا شخص جو ہے محض دعویدار ہے اور جھوٹا ہے اس نے قبول ہی نہیں کیا ہے۔

جو اگلا لفظ ہے: ’’وسموا أهل الجماعة‘‘ (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اہل الجماعۃ بھی ان کو کہا جاتا ہے) ’’لأن الجماعة هي الإجتماع، وضدها الفرقة‘‘ (کیونکہ جماعت جو ہے ’’الجماعۃ‘‘ اجتماع کو کہتے ہیں یہ لفظ اجتماع سے لیا گیا ہے اور اس کی ضد ہے تفرقہ کرنا اور فرقے فرقے میں بٹ جانا)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جماعۃ جو ہے اسم مصدر ہے: ’’اجتمع يجتمع اجتماعًا وجماعة‘‘۔

یہ لفظ کہاں سے آیا ہے جماعۃ کا؟ کہتے ہیں نا اہل السنۃ والجماعۃ اب یہ لفظ جماعۃ کا کہاں سے آیا ہے یہ بیان کر رہے ہیں، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جماعۃ اسم مصدر ہے ’’اجتمع يجتمع اجتماعًا وجماعة‘‘ اس سے لیا گیا ہے، جماعۃ اجتماع ہی کو کہا جاتا ہے، اہل الجماعۃ اہل الاجتماع ہی ہوتے ہیں کیونکہ سنت پر مجتمع ہوتے ہیں سنت پر جمع ہوتے ہیں سنت کو لازم پکڑتے ہیں سب مل کر۔

’’فمعنى أهل الجماعة أهل الإجتماع؛ لأنهم مجتمعون على السنة‘‘ (سنت پر جمع ہوتے ہیں) ’’متآلفون فيها‘‘ (ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور تآلف رکھتے ہیں اسی سنت کی بنیاد پر) ’’لا يضلل بعضهم بعضًا‘‘ (ایک دوسرے کو گمراہ نہیں کہتے اور نہ ہی کرتے ہیں) ’’ولا يبدع بعضهم بعضًا‘‘ (ایک دوسرے کی تبدیع بھی نہیں کرتے) ’’بخلاف أهل البدع‘‘ (اہل بدعت کے بر خلاف)۔

اہل بدعت کیا کرتے ہیں؟ ایک دوسرے کو گمراہ بھی کہتے ہیں ایک دوسرے کی تبدیع بھی کرتے رہتے ہیں؛ اور بدعت پر کبھی اتفاق ہو ہی نہیں سکتا اتفاق صرف سنت پر ہو سکتا ہے یاد رکھیں قاعدہ۔

اس لیے الجماعۃ کہتے ہیں اہل سنت کو، اہل بدعت کو کہتے ہیں اہل الفرقہ اہل التفرقہ کیونکہ بدعت ہمیشہ توڑتی ہے کبھی جوڑ نہیں سکتی۔

آپ دیکھ لیں بدعتیوں کو اگر بدعتی صحیح ہوتے اور سچے ہوتے تو پھر ایک ہی جماعت ہوتی مختلف جماعتیں نہ ہوتیں۔

جو اہل التصوف ہیں صوفیوں کو دیکھ لیں آپ کتنے فرقے ہیں؟ نقشبندی ہے، قادری ہے، سہروردی ہے، چشتی ہے، پھر رفاعی ہے، احمدی ہے، پھر تیجانی ہے۔

آپ جتنے بھی مختلف شہروں میں چلے جائیں گے نا ملکوں میں اتنے ہی آپ کو فرقے نظر آئیں گے وجہ کیا ہے ایک کیوں نہیں ہے؟ دیکھیں جب آپ کے پاس کوئی پلیٹ فارم کوئی بنیاد نہ ہو ترازو نہ ہو تولنے کے لیے کیا صحیح کیا غلط ہے اگر آپ ترازو کے بغیر ٹماٹر

بھی خرید لیں آپ بھی لیں میں بھی لوں ہم لیں اور ایک کلو کا اندازہ لگائیں بغیر ترازو کے فرق پڑے گا کہ نہیں پڑے گا؟ کب ہم برابر ہوں گے سب اپنے دعوے میں سچے ہوں گے کہ ایک ایک کلو ہم نے لیا ہے؟ جب ہمارے پاس کوئی ترازو ہو گا تولنے کے لیے۔

بدعتی کے پاس کوئی ترازو ہوتا ہے؟ جب سنت تو ہے ہی نہیں اس کے پاس تو پھر قیاس آرائیاں اور اندازے ہوتے ہیں اور اندازے میں تو ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے اور اختلاف ہمیشہ بدعت کی سب سے بڑی نشانی ہے۔

مجھے یہ بتائیں اگر ان فرقوں میں کوئی خیر ہوتا جیسے وہ کہتے ہیں کہ یہ فرقے ایجاد کیے ہیں سلوک کے لیے اخلاق کے لیے ادب کے لیے کیا ابو بکر صدیق کا کوئی فرقہ تھا؟ فرقہ صدیقیۃ جانتے ہیں آپ سنا ہے کبھی؟ نہیں۔ سیدنا عمر کا کوئی فرقہ تھا الفرقۃ العمریۃ یا خطابیۃ؟ سیدنا عثمان کا الفرقۃ العثمانیۃ یا عثمانی فرقہ؟ سیدنا علی کا کوئی فرقہ؟ ہاشمی فرقہ حسینی فرقہ یا علوی فرقہ کوئی تھا؟

یہ کون ہیں چار؟ امت کے اولیاؤں کے سردار ہیں ہمارا ایمان ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی بھی نہ کوئی اللہ کا ولی ہے نہ کوئی پیر ہے نہ کوئی بزرگ ہے۔ اتفاق ہے نا؟ مخالفین کا بھی اتفاق ہے نا؟

انہوں نے فرقے کیوں نہیں بنائے؟ اگر ان فرقوں میں خیر ہوتا تو اللہ کی قسم! آج فرقہ صدیقیۃ ہوتا ہم بھی پیروی کرنے والے ہوتے۔ جب اُس بہترین زمانے میں نہیں تھا ضرورت بھی نہیں تھی جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ وہ عقیدے میں عبادات میں اخلاق میں سلوک میں تمام معاملات میں کیا تھے؟ سنّی تھے اتباع سنت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرتے تھے پیروی کرتے تھے؛ اُن کی نماز نبوی، اُن کا حج نبوی، اُن کا جہاد نبوی، اُن کا عقیدہ نبوی، اُن کے اخلاق نبوی، اُن کا سلوک نبوی، اُن کے آداب نبوی۔

انہوں نے جو تعلیمات آگے دی ہیں تابعین کو کیا تعلیمات دی ہیں؟ کوئی اپنا فرقہ بنا کر تعلیم دی ہے کہ یہ صدیقی فرقہ ہے اسے آپ نے اپنانا ہے اسی پر آپ نے عمل پیرا ہونا ہے؟ یہ عمری فرقہ ہے یہ عثمانی فرقہ ہے ایسا کچھ تھا؟ نہیں تھا۔ وجہ کیا تھی؟ کیونکہ مجتمع تھے کس چیز پر؟ سنت پر۔ اس لیے اہل السنۃ والجماعۃ کیوں کہتے ہیں؟ سنت ہے تو جماعۃ بھی ہے، سنت نہیں ہے تو جماعۃ بھی نہیں ہے، بدعت کے تو تفرقہ بھی لازمی ہو گا۔

جب بعد میں بدعتی گروہ آہستہ آہستہ آئے ہیں تو پھر تفرقہ بھی پیدا ہوتا گیا ہر گروہ کہتا ہے کہ میں فلاں سے اچھا ہوں اگرچہ جب ایک ساتھ ملتے ہیں تو پھر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں لیکن دعوے سب کے ایک ہیں کہ ہم سب سے اچھے ہیں، اور سب یہ دعوے

کرتے ہیں کہ خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور مجھے یہ حکم دیا یہ پیغام دیا یہ طریقہ دیا اور یہ ورد دیا؛ کوئی درود لے کر آتا ہے نیا کوئی ذکر نیا لے کر آتا ہے۔

واللہ! اگر اپنا ایجاد کردہ ذکر اچھا ہوتا تو پھر صحابہ سے زیادہ سمجھدار زیادہ علم رکھنے والے زیادہ متقی پرہیزگار کوئی تھا نہیں، اور صحابہ کے سرداروں میں یہ بات کر لیں، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اگر ذکر ایجاد کرنا چاہتے تو کر لیتے نا! سیدنا ابو صدیق اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: "یا رسول اللہ!" اے اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نماز میں ربّ سے مانگنا چاہتا ہوں مجھے بتائیں میں کیا مانگوں؟ نماز میں میں دعا کرنا چاہتا ہوں مجھے بتائیں میں ربّ سے کیا مانگوں تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیتے کہ آپ جو مانگنا چاہتے ہو کوئی طریقہ بنالو!

کیا تعلیمات دیں دیکھیں واللہ پیاری حدیث ہے اور سنة التشهد میں جب تشہد میں آپ تشہد پڑھ لیں درود ابراہیمی پڑھ لیں پھر آپ جو چاہیں دعا میں سے مانگ سکتے ہیں اس میں تین دعائیں بڑی پیاری ہیں یہ سمجھیں کہ نبوی تحفہ ہے آج کے درس میں نوٹ کر لیں اور کبھی چھوڑنا نہیں ان چیزوں کو؛ کیا تعلیمات دیں: "اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، ولَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِن عِندِكَ، وارْحَمْنِي، إنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ": کتنی پیاری ہے!

یہ کون کہہ رہا ہے؟ دیکھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم دے رہے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق کو؛ یعنی "صدیق ھذہ الأمۃ" الفاظ دیکھیں: "اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا": اگر ابو بکر صدیق ظلم کثیر کرنے والے ہیں تو پھر ہم کون ہیں ہماری کیا حیثیت ہے بتائیں ذرا؟! ہم سے کتنے گناہ ہوتے ہیں!

ابتداء دعا کی کس چیز سے ہے؟ ربّ کے سامنے ذلت اور انکساری ہے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے کیا دعا مانگی ربّ سے؟ مانگا بعد میں ہے ابتداء کس چیز سے کی ہے الفاظ کیا ہیں؟ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا﴾ (الاعراف: 23) مغفرت بعد میں! دیکھیں مغفرت کا لفظ بعد میں ہے پہلے کیا ہے؟ اپنی حقیقت بیان کر رہے ہیں کہ میری حیثیت کیا ہے میں کون ہوں جبکہ اللہ کے پیارے نبی ہیں۔ انبیاء جیسے کون ہیں دنیا میں؟! سب سے افضل علی الاطلاق، سب سے افضل اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں اور انبیاء میں سب سے افضل ہیں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سید ولد آدم علیہ الصلاۃ والسلام۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی آدم علیہ الصلاۃ والسلام ﴿رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ أَنفُسَنَا﴾ ،اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابو بکر صدیق کو تعلیم دیتے ہیں کہ ابو بکر صدیق یہ کہا کرو نماز میں: "اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، ولَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلَّا أنْتَ، فَاغْفِرْ لي مَغْفِرَةً مِن عِندِكَ، وارْحَمْنِي، إنَّكَ أنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ"۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا"(اے اللہ!):اپنا اعتراف ہے چاہے گناہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو گناہ ہم سے ہوتے ہیں، کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھیں ناظالم تھا تو اس لیے کہانا!

روافض کیا کہتے ہیں بیچارے ہیں نا! کسی نے سچ کہا ہے "عمائم على بهائم": سر پر جو پگڑی ہوتی ہے ناانسانوں کے سروں پر نہیں ہے کیونکہ سر میں کھوپڑی میں کوئی عقل ہی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:"كُلُّ ابنِ آدمَ خطَّاءٌ ، وخَيرُ الخطَّائينَ التَّوَّابونَ":آدم کی اولاد ساری کی ساری خطاء کار ہے کیا سب سے بہترین خطاء کار بھی ہوتے ہیں کبھی سنا ہے آپ نے؟"وَخَيرُ الخطَّائينَ"(اور سب سے بہترین خطاء کار)؛یعنی خطاء بھی کریں سب سے بہترین گناہگار! ارے گناہ تو بُرے ہوتے ہیں سب سے بہترین کیسے ہو سکتے ہیں؟! سب سے بہترین خطاء کار سب سے بہترین گناہگار کون ہیں؟"التَّوَّابونَ"(توبہ کرنے والے ہیں)۔

لفظ تائبون ہے یا توّابون؟ کیا فرق ہے دونوں میں؟"تائبون"ایک دفعہ توبہ کی ہے اسم فاعل ہے،"توّابون" بار بار توبہ کرنے والے کیونکہ بار بار گناہ ہو جاتے ہیں، یہ وسیع رحمت ہے ربّ کریم سبحانہ وتعالیٰ کی۔

یاد پڑتا ہے پُرانی بات ہے آٹھ دَس سال گزر گئے ہوں گے ایک ٹیلیفون آیا اور کافی پریشان شخص تھا"ڈاکٹر صاحب میں بہت پریشان ہوں آپ میری ہیلپ کیجیے"؛ میں نے کہا خیریت کیا ہو گیا ہے؟ بھئی میرا سینہ بہت تنگ ہے میں بہت بڑا گناہگار بندہ ہوں مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں دنیا تنگ ہو گئی ہے میرے لیے میں پتہ نہیں سوچ رہا ہوں کہ خودکشی کروں کیا کروں؟!

میں کہتا ہوں کہ اللہ رحم کرے کیسی بات کر رہے ہو یہ تو اور گناہ ہے! آپ گناہ سے نکلنا چاہتے ہیں تو اور گناہ کا کیسے سوچ رہے ہیں تو آپ پریشان نہ ہوں!"نہیں بہت بڑے گناہ میں نے کیے ہیں لگتا ہے بس میری توبہ بھی قبول نہیں ہو گی!"؛ میں نے کہا کیسی باتیں کر رہے ہو تم؟! نہیں نہیں ڈاکٹر صاحب میں بہت گناہگار ہوں!

میں نے کہا بتاؤ کتنے قتل کیے ہیں تم نے؟ وہ ذرا خاموش ہو گیا"جی؟!"؛ میں نے کہا کتنے قتل کیے ہیں آپ نے؟ نہیں قتل کوئی نہیں کیا میں نے!

میں نے کہا پھر اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہو؟! نہیں نہیں میں نے گناہ بہت کیے ہیں قتل تو میں نے نہیں کیا! میں نے کہا سنو پھر یہ حدیث صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کیے(99 قتل کیے ہیں)ننانوے قتل کرنے کے بعد اس کا سینہ تنگ ہوا اس نے سوچا کہ میں توبہ کروں، لوگوں سے پوچھا(اور ہر کسی ایرے غیرے سے نہیں پوچھنا دین کا مسئلہ پوچھنا ہے تو اس سے پوچھو جو اس کا حق رکھتا ہے تاکہ تمہیں صحیح گائیڈ کرے صحیح رہنمائی کرے)چلتے پھرتے کسی سے کسی نے کہا فلاں کے پاس جاؤ وہ اللہ کا عبادت گزار بندہ ہے بزرگ ہے تمہاری رہنمائی کرے گا، وہاں پر چلا گیا چنانچہ تو اسے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، اُس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے تم قاتل ہو اور اور وہ بھی ننانوے قتل جا تیری کوئی توبہ نہیں ہے! کہتا ہے اچھا میری کوئی توبہ نہیں ہے پکڑ کر اسے بھی قتل کر کے سو پورے کر لیے۔

اب سو قتل ہو گئے اس بندے کے پھر پریشان ہوا، دل میں تڑپ ہے کہ خلاصی کا کوئی راستہ ہے کہیں سے کوئی توبہ کہیں سے کوئی راستہ مل جائے! تو پھر پوچھا کسی سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص عالم ہے(حدیث کے الفاظ دیکھیں کہ عالم ہے)اس کے پاس آپ جائیں وہ تمہاری ضرور رہنمائی کرے گا، وہاں پر چلا جاتا ہے اسے بتاتا ہے کہ میں نے سو قتل کیے ہیں میں توبہ کرنا چاہتا ہوں کیا توبہ کا امکان ہے؟ بڑا پیارا جواب دیا اس عالم نے! دیکھیں علم کا ہمیشہ نور ہوتا ہے اُس عالم نے کہا" تیرے اور تیرے ربّ کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہیں ہے تم توبہ کرو سچے دل سے اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول کرے گا"؛ میرے سو قتل معاف ہو جائیں گے؟! ہاں سو قتل بھی معاف ہو جائیں گے بشر طیکہ سچی توبہ کرنی ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ تم نے اس ماحول میں واپس نہیں جانا جہاں پر تم نے یہ قتل کیے ہیں، فوراً وہ ماحول چھوڑو اور فلاں جگہ پر جاؤ وہاں پر اچھے لوگ رہتے ہیں اس بستی میں اس جگہ پر وہاں پر چلے جاؤ۔

اُس بندے کی سچی توبہ کی نشانی دیکھیں کہ جوں ہی اس شخص کے گھر سے باہر نکلا ہے وہ اپنے گھر کی طرف نہیں گیا وہ فوراً اُس طرف اپنا رُخ کر کے چلا گیا ہے یعنی پچھلی زندگی میں مکمل کاٹا لگا دیا ہے کہ اُدھر جانا ہی نہیں ہے! اُدھر جانا ہے گھر ہے میرا کوئی رشتے دار ہے کچھ بھی ہے وہ سب فوراً چھوڑ دیا ہے لیکن وہ شخص وہاں پر چلا گیا، جب وہاں پر چلا گیا اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اسے موت آ گئی ہے راستے میں اور بندہ مر گیا، اب روح قبض کرنے کے جو فرشتے آئے رحمت کے فرشتے اور جہنم کے فرشتے عذاب کے فرشتے، اب عذاب کے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ شخص جو ہے اس نے سو قتل کیے ہیں اس کی روح ہم لے کر جائیں گے(کیونکہ پتہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے جب انسان مرتا ہے تو مومن جو ہے جب اس کی روح نکلتی ہے تو سفید خوبصورت خوشبودار کفن ہوتے ہیں پھر فرشتے

اسے لے کر جاتے ہیں آسمان کی طرف، اگر وہ بدکار کافر ہو تو پھر اس کی روح جو ہے وہ بدبودار حنوط اور کانٹے دار کفن ہوتا ہے اس میں جہنم کے فرشتے عذاب کے فرشتے لے کر جاتے ہیں) تو فرشتے آ گئے اس کی روح لینے کے لیے اب فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا، عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے سو قتل کیے ہیں سو لوگوں کا قاتل ہے اسے ہم لے کر جائیں گے یہ جہنمی ہے،اور رحمت کے فرشتوں نے کہا جو جنت سے آئے تھے کہ نہیں اس نے توبہ کی ہے اسے ہم لے کر جاتے ہیں۔

اب فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فرشتہ نازل کیا ہے قاضی سنا ہے اب یہ دیکھیں قاضی فرشتہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ دونوں میں سے کون لے کر جائے گا اس بندے کو، ابھی وہ فرشتہ زمین پر نازل نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا ہے (دیکھیں نا کن فیکون ہوتا ہے) کہ اے اچھے لوگوں کی زمین تو قریب ہو جا، جب فرشتہ نازل ہوا اس نے فیصلے کے لیے کہا کہ ہم زمین کو ماپ لیتے ہیں اگر اس شخص کی جہاں پر وفات ہوئی ہے یہ جو اچھے لوگوں کی بستی ہے ان کے زیادہ قریب ہے تو پھر رحمت کے فرشتے لے کر جائیں گے، اگر ابھی دور ہے اور بُرے لوگوں کی جو زمین ہے جہاں سے آیا ہے وہ قریب ہے تو اسے پھر عذاب کے فرشتے لے کر جائیں گے؛ اللہ تعالیٰ نے جب حکم دیا تو زمین قریب ہو گئی اور جو رحمت کے فرشتے تھے وہ لے کر گئے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ شخص زمین پر جب مر رہا تھا آخری سانسیں تھیں اس کی اور اس نے زمین پر ایسے سینے پر سے گھسیٹ کر آگے دو تین دفعہ ہمت کی ہے کوشش کی ہے کہ تھوڑا اور آگے ہو جاؤں اس اچھے لوگوں کی زمین کی طرف، دل کی تڑپ دیکھیں اور سچی توبہ کی آپ نشانی دیکھیں کہ کتنی نشانیاں ہیں، اب آخری وقت میں اس کے پاس عذر تو تھا کہ میں مر رہا ہوں توبہ میں نے کر لی ہے بس لیکن جتنی وہ کر سکتا ہے۔

دیکھیں: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:16) آخری حد تک آخری وقت میں اسے ایک ہی فکر ہے ایک ہی سوچ ہے کہ کہیں ربّ اس سے ناراض نہ ہو جائے میرا ربّ مجھ سے راضی ہو جائے کسی طریقے سے کیونکہ میں نے بہت گناہ کیے ہیں سو قتل کیے ہوئے ہیں؛ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل بہت پسند آیا ہے کہ ایک تو توبہ اس نے کر لی تھی پھر آخری وقت میں یہ اس نے جو دو تین دفعہ ہمت کر کے جو تھوڑا سا آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے جبکہ اس کا جسم جواب دے چکا تھا اس کے پاؤں اس کے ہاتھ سب جواب دے چکے تھے اب آخری جو سینہ تھا اس کا یہاں پر تھوڑا سا دھکا اس نے ایک دو دفعہ لگایا زور لگایا اس نے گھسیٹنے کی کوشش کی زمین کے اوپر تھوڑا سا کتنا ہو گا ایک دو سینٹی میٹر آگے ہو گا ایک دو ملی میٹر آگے ہو گا اور کتنا ہوا ہو گا؟! اللہ تعالیٰ کو وہ بھی پسند ہے چنانچہ اسے رحمت کے فرشتے لے کر جاتے ہیں اور اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

الغرض میں نے اس شخص کو کہا کہ وہ سولوگوں کے قاتل کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے تم نے کتنے قتل کیے ہیں؟ وہ تھوڑا خاموش ہوا پھر کہنے لگا کہ الحمد للہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے میں بہت پریشان تھا! میں نے کہا سچی توبہ کرو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا اور جس ماحول میں تم رہتے ہو یہاں پر تم نے گناہ کیے ہیں اس ماحول کو چھوڑ دو، تب جا کر الحمد للہ اسے تسلی ہوئی؛ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہم سب گناہگار ہیں گناہ ہو جاتے ہیں۔

تو اصل بات یہاں سے آئی ہے میں یہ کہہ رہا تھا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہیں "صدیق ھذہ الأمۃ" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی ہے: "اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ" (اور تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا) "فَاغْفِرْ لِي" (پس میری مغفرت فرما مجھے بخش دے، مجھے معاف کر دے) "مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ" (تیری طرف سے مغفرت) "وَارْحَمْنِي" (اور مجھ پر رحم فرما) "إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ" (تو ہی خوب مغفرت کرنے والا اور خوب رحم کرنے والا ہے)۔ یہ پہلی دعا ہے۔

دوسری دعا تشہد میں سلام سے پہلے درود ابراہیمی پڑھنے کے بعد کون سی ہے؟ مسیح الدجال سے بچنے کی بڑی پیاری دعا ہے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔

یہ چار چیزیں ہیں:

"الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ": کہ زندگی اور موت کا فتنہ، پھر قبر کا ہے اور پھر دجال کا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی ہے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے "مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ" کی روایت میں آیا ہے۔

تیسری دعا سلام سے پہلے یہ بھی بڑی پیاری حدیث ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "يَا مُعَاذُ إِنِّي أُحِبُّكَ" (اے معاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں)؛ دیکھیں کتنا شرف ہے! (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا معاذ سے کہتے ہیں کہ اے معاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں کتنا بڑا شرف ہے!)؛ نماز کو ختم کرنے سے پہلے یہ الفاظ کبھی نہ چھوڑنا:

"اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔

"اللَّهُمَّ أَعِنِّي": اے اللہ تعالیٰ میری مدد فرما۔ کس چیز کی مدد فرما؟ "عَلَى ذِكْرِكَ": کہ میں تیرا ذکر یعنی ذکر کا حق ادا کروں (اور اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے کمزور پڑ جاتے ہیں مسکین فقیر ہیں تاہم ہماری یہ حقیقت ہے، جب اللہ تعالیٰ کی مدد کسی چیز میں آ جائے تا پھر اس میں ہمیں تقویت اور طاقت ملتی ہے)۔

"وَشُكْرِكَ": اور تیرے شکر کا حق ادا کرنے میں۔

"وَعِبَادَتِكَ" یا "وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ": اور عبادت میں حسن وجمال کب ہوتا ہے؟ جب وہ عبادت سنت کے مطابق ہو اور اخلاص اس میں مضبوط ہو اللہ تعالیٰ کے لیے اور عبادت کا حق ادا کرنا ہو۔

جب ہر نماز کو ختم کرنے سے پہلے آپ سلام سے پہلے دعا کرتے ہیں آپ کی اگلی نماز کیسے ہو گی کیا خیال ہے؟ نماز کے بعد کے اذکار کیسے ہوں گے؟ آپ کا شکر کیسا ہو گا؟ آپ کی تمام عبادات اس نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد کیسی ہوں گی؟ کیوں؟ مضبوط ہو گی اچھی ہو گی کہ نہیں وجہ کیا ہے؟ کیونکہ ربّ سے کیا مانگا ہے؟ سبحان اللہ: اے اللہ! میری مدد فرما "اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔

تین تحفے دیئے آج میں نے نبوی تحفے ہیں تشہد میں بیٹھتے ہیں، دیکھیں جلد بازی نہ کیا کریں بعض ساتھی نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ سر پر تلوار لٹکی ہوتی ہے ابھی گرنے والی ہے تلوار! جلد بازی یہ شیطان کا بہکاوا ہوتا ہے: آپ بیٹھیں تشہد میں آرام سے بیٹھیں دنیا کہیں نہیں گئی دنیا کہیں جاتی نہیں ہے دو منٹ آپ مزید تین منٹ کر لیں آپ جبکہ تین منٹ ہوتے نہیں ہیں تشہد پورا پڑھنے کے بعد ان تین دعاؤں کی میں بات کر رہا ہوں جو تین ابھی بتائی ہیں میں نے، تین منٹ لگتے ہیں ویسے ایک منٹ نہیں لگتا میرا خیال ہے:

1- تشہد پڑھی لی آپ نے، تشہد سے مراد: "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" پوری پڑھ لی التحیات جسے تشہد بھی کہتے ہیں۔

2- درود ابراہیمی بھی پڑھ لیا ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"۔

3- پھر: "السَّلَامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ"۔

نماز ہو گئی؟ ہو گئی لیکن کتنے خیر سے محروم ہوئے؟!

اب دیکھیں دوسرا شخص ہے وہ پڑھتا ہے اب درود ابراہیمی کے بعد وہ پھر آگے بھی دعا پڑھتا ہے:

1- "اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِن عِندِكَ، وارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ":

کمال ہے!

2-پھر:" اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ": قبر ،عذاب النار ، جہنم ، فتنۃ المحیا والممات، فتنۃ المسیح الدجال: آپ نے ان چار چیزوں کی اپنے ربّ سے پناہ مانگ لی ہے، عذاب فتنۃ القبر فتنہ ہے آزمائش ہے اللہ کی پناہ میں آپ آگئے ہیں موت آگئی ہے عذاب قبر سے بچاؤ کا ایک ذریعہ تو ہے جہنم کے عذاب سے ،پھر زندگی کے فتنے سے "محیا، ممات" موت کے وقت کے فتنے سے اور سب سے بڑا فتنہ جو ہے: "شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ": یہ بھی ہو گیا۔

3-پھر سلام سے پہلے آخر میں:" اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"۔

4-اب چاہیں تو کہیں:" السَّلامُ عَلَيْكُم ورَحْمَةُ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُم ورَحْمَةُ اللهِ"۔

اور بھی دعا آپ مانگ سکتے ہیں میں مختصر کر رہا ہوں اگر یہ تین بھی آپ کر لیں یہ بہت پیارا اور عظیم تحفہ ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور کوشش کریں نوٹ کریں اور آج سے یہ ذکر یہ پیارے اذکار تشہد میں پڑھنا نہ چھوڑیں کیونکہ یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ پوری نماز میں دو جگہیں ہیں جہاں پر آپ دعا مانگ سکتے ہیں،ایک ہے سجدہ اور دوسرا تشہد سلام سے پہلے، تشہد کے بعد درود ابراہیمی کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دو جگہیں ہیں جہاں پر آپ دعا مانگ سکتے ہیں۔

رکوع میں دعا مانگ سکتے ہیں؟ نہیں مانگ سکتے ہیں۔

قیام میں مانگ سکتے ہیں؟ ہاں مانگ سکتے ہیں۔ کون سی دعا؟ ایک تو وتر، وتر میں تو مانگ سکتے ہیں دعائے قنوت وتر کے علاوہ؟ دعائے استفتاح۔ دعائے استفتاح جو نماز سے ہم شروع کرتے ہیں۔

کتنی دعائیں میں نے بتائی ہیں پہلے؟ پانچ قسم کی دعائیں ہیں۔ کتنی یاد ہیں؟ دعائے استفتاح جانتے ہیں کیا ہے؟ جب نماز شروع کرتے ہیں کہتے ہیں اللہ اکبر؛ استفتاح کہتے ہیں اوپننگ (Opening) کو، "استفتاح" فتح کرنا۔

جب شروع کرتے ہیں نماز معروف ترین دعا کون سی ہے؟

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ": یہ ایک ہے،اس کے علاوہ چار اور ہیں تقریباً اور خاص طور پر صلاۃ الیل میں،عام نماز میں تو دو ہیں ایک تو یہ ہے،دوسری:

"اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ"۔

دیکھیں شاید سننے کے لیے مشکل ہو بعض ساتھی پریشان ہو رہے ہیں آپ ریپیٹ (Repeat) کریں گے دو تین مرتبہ دَس مرتبہ جب آپ پڑھیں گے تو پھر آپ کو آسانی ہو جائے گی، شروع میں مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ نئی چیز ہے اگر آپ پڑھتے رہیں گے۔

پھر صلاۃ الیل میں بہت پیاری دعائیں ہیں، ایک میں ستّر جملے ہیں، ایک میں بائیس جملے ہیں، اور ایک میں تقریباًدَس جملے ہیں جو تھوڑی اِن سے لمبی ہے لیکن بہت آسان ہے وقت پہلے کافی ہو چکا ہے میں بتادیتا آپ کو بڑی پیاری دعائیں ہیں صلاۃ الیل میں؛ اچھا یہ پڑھنی کب ہیں؟ دونوں دعائیں "دونوں دعائیں استفتاح" ایک نماز میں نہیں پڑھ سکتے آپ تنوع کریں کبھی یہ پڑھ لیں کبھی وہ پڑھ لیں کبھی وہ پڑھ لیں۔

اور صلاۃ الیل میں تو کیونکہ وقت بھی زیادہ ہوتا ہے تو ابتداء میں کون سی پڑھنی ہے؟

وتر میں بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر کی خاص اور پھر وتر کا جو ہے اسے واجب لے لیں آج کا واجب:

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وتر کا طریقہ کیا تھا؟ دوسرا سوال: ان میں سے میں نے کتنے پر عمل کیا ہے؟

دوسرا جواب تو میں خود جانتا ہوں اپنے محاسبے کے لیے میں بتانا چاہتا ہوں سوال اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وتر کی نماز کا کیا طریقہ تھا کیسے پڑھتے تھے؟

آپ جانتے ہیں وتر ایک رکعت بھی ہوتی ہے، تین بھی ہوتی ہے، پانچ بھی ہوتی ہے، سات بھی ہوتی ہے، نو بھی، گیارہ بھی ہوتی ہے؛واجب کیا ہے پھر بتا تو دیا ہے میں نے! واجب: کیسے پڑھتے تھے دلیل کے ساتھ۔

اگلے درس میں ان شاءاللہ دلیل دیکھیں گے اور اُس سے اگلے درس میں پریکٹیکل بھی کر کے دیکھیں گے۔

یہ وہ سنتیں ہیں جن کو کہتے ہیں "السنة المهجورة"؛ جسے ہجر کر دیا گیا چھوڑی ہوئی سنتیں ہیں، اور جب آپ چھوڑی ہوئی سنت پر عمل کرتے ہیں اس کا اُجر بھی زیادہ ہوتا ہے اور کر کے دیکھیں آپ کو مزہ آئے گا۔

گیارہ رکعت ایک ساتھ پڑھنا وتر گیارہ سے کیا مراد ہے آپ دیکھیں گے کہ الحمدللہ پتہ چلے گا آپ کو کہ کیسے پڑھی جاتی ہے گیارہ رکعت ایک سلام سے (سبحان اللہ)؛ سوچیں آپ اللہ اکبر آپ نے کیا ہے شروع ہو گئے گیارہ رکعت تک آپ پڑھ رہے ہیں اور پھر آپ نے آخر میں سلام پھیرا ہے، ان شاءاللہ اگلے درس میں دیکھیں گے۔

میں یہ جملہ پورا کرلوں پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرمارہے ہیں): ''وإن كان لفظ الجماعة قد صار اسمًا لنفس القوم المجتمعين''(اور لفظ جماعت جو ہے یہ جمع ہوئے ہوئے لوگوں کے لیے لفظ استعمال کیا گیا ہے جو لوگ جمع ہوتے ہیں اسے جماعۃ کہتے ہیں)؛دوسرا استعمال ہے کیونکہ جو جماعت کا لفظ ہے عرف ہے ان لوگوں کے لیے جو جمع ہو چکے ہوں۔

عربی زبان میں جماعت کہتے ہیں اردو میں تو آسان ہے، عربی میں لفظ اجتماع ہے اجتماع سے جماعۃ کیسے ہوا ہے یہ بتارہے ہیں، اردو میں تو ہم جماعت ہی کہتے ہیں نا عربی میں اجتماۃ سے جماعت کرنے کے لیے لازمی ہے کہ اس میں گرامیٹیکل (Grammatical) ہمارے پاس کوئی ثبوت ہونا چاہیے۔عربی زبان کی یہ خوبصورتی ہے کہ جو روٹ لفظ ہوتے ہیں نا اس میں سے باقی لفظ نکلتے ہیں جو بنیاد ہوتی ہے اس میں جو بھی آپ تبدیل کرتے ہیں اس پر ضرور آپ کے پاس قاعدہ قانون ہونا چاہیے ایسے نہیں کر سکتے، ہم کہتے ہیں "جماعت" ہو گیا اردو میں جماعت،اب لفظ اجتماع ہے جب جمع ہوتا ہے نا تو اجتماع ہوتا ہے نا عربی میں،اجتماع سے جماعۃ کیسے بنالیا؟!

اہل الجماعۃ اصل یہ بحث چل رہی ہے نا اہل الاجتماع لفظ تھا اہل الجماعۃ کیسے بنا؟ جماعۃ اجتماع سے لفظ جماعۃ ہے اور عرفاً جب جماعۃ بن گیا ہے جماعۃ کہتے ہیں اُن لوگوں کو جو مجتمع ہوں ''القوم المجتمعين''کو جماعۃ کہا جاتا ہے عرف میں اس لیے اسے مقدم کرکے کہا گیا الجماعۃ۔

اور پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) اور مصنف نے جو بات فرمائی ہے یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ''جماعة''جماعۃ کہتے ہیں ''أهل السنة والجماعة : معطوفة على (السنة)'': جماعۃ جو ہے سنت پر معطوف ہے اس لیے ''سموا أهل الجماعة''کہا''ولم يقل: سموا جماعة''(جماعۃ نہیں بلکہ اہل الجماعۃ)۔

تو جماعۃ اہل الجماعۃ کیسے ہو سکتا ہے؟ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں یا اہل الجماعۃ ہیں؟ مختلف نام آ گئے ہیں، اہل سنت والجماعت بھی ہیں، اہل الجماعۃ بھی ہیں ، اہل الکتاب بھی ہیں، اہل الکتاب والسنۃ، اہل السنۃ ، اہل الجماعۃ اور جماعۃ اور سنۃ والجماعۃ ؛ کنفیوژ (Confuse) نہ ہوں اب شیخ صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ یہ الفاظ مختلف ہیں یہ الفاظ کہاں سے آئے ہیں کیسے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اب اہل الجماعۃ ہی جماعۃ ہیں دونوں لفظ کہا جاتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''الجماعة في الأصل''الاجتماع ہیں، ''فأهل الجماعة؛ يعني: أهل الإجتماع، لكن نقل اسم الجماعة إلى القوم المجتمعين نقلًا عرفيًا'': تو اس لیے جماعۃ جو ہے نقل عرفی کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے۔

یہاں پر رُکتے ہیں اگلے درس میں بڑی پیاری ہیڈنگ فرماتے ہیں: ’’والإجماع هو الأصل الثالث الَّذي يعتمد عليه في العلم والدين‘‘:

اور اجماع جو ہے (اب جماعۃ ختم ہو گیا مکس نہ کرنا اہل السنۃ ،الجماعۃ کے بعد اب اجماع کی بات آ رہی ہے) وہ قوم جو سنت پر جمع ہوئے ہیں اب اجماع کی بات آ رہی ہے جو مأخذ دین ہے، جو سورس (Source) ہے دین اسلام کی جو بنیاد ہے کتاب اور سنت کے بعد اجماع تیسرے نمبر پر۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: ’’والإجماع‘‘(اور اجماع) ’’هو الأصل الثالث‘‘(یہ تیسرا اصل ہے) ’’الَّذي يعتمد عليه في العلم والدين‘‘ (جس پر اعتماد کیا جاتا ہے بنیاد بنایا جاتا ہے علم میں اور دین میں)۔

اگلا درس یہاں سے ان شاء اللہ شروع کریں گے۔

((واللہ اُعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (109.العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio